REGISTERED No. A.788



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر بقیہ قیمت روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ بخیر فالسلامت۔ جب یہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے تو نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو تھوڑی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روزنامچے یادداشت منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی ہے پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب دینا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سیاسی پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تفضیح ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اودھ پنچ آفس میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۳

مضامین

۱۵ ستمبر ۱۹۲۸ء

بو الحسین بنام مسٹر غتانی

(سلسلہ ۸ ستمبر ۱۹۲۸ء)

ان مرزا ۔ تم کہتے ہو کہ جو ہمارے ہاتھ میں یہ لوگ اس طرح ہیں کہ جو ہم کریں گے اسکو وہ خود کریں گے؟ اور تمہاری نادانی کی دلیل ہے بچے نفیسہ! عاملہ ابھی جب تک صدی ہے کی زحمت اٹھا کے مسئلہ کی چھان بین نہیں کر لیتا ہرشت بکتے ہیں سے بات نہیں نکالتے ۔ بحث مباحثہ اور تحقیق کے بعد جو کوئی اپنے قول سے پھرے وہ کوئی نئی بات ... ہوگا عام اور پست ... یہ تو تمہارے ہم شہریوں کی خاصیت ہے۔ ... دیکھا کہ وہ بات ہیں اور حق ... گئیں ... دیکھے بس وہیں سمجھ گئی کہ ایک سلطان ملک کے دل میں جگہ کرنی چاہیے آیا کہ ... صاحب کی خدمت میں بھیجے ... پیدا کرنے کا یہ اچھا ذریعہ ہے۔ ولایت ... کہ وہ بیبیاں رکھنے کے خلاف ہیں ولایت بے مذہب ملک ہے ۔ ہم اس وقت تک مذہب نہیں ہو سکتے جب تک دین کی راہ سے ایک بیوی کے ہوتے دوسری بیوی کو حلال اور ان ہی کے حرام نہ ثابت کر دیں۔ چلو اسی کتاب میں ... اسلامیات ... مولانا ... رہنمائے اسلام کا خطاب لے لیا ہے ۔ دل کی پوچھو تو میں پھولی نہیں سماتی ہوں کہ آپ سے ملنے کی جب وہ وجود والے کی آواز ... ہے مگر میں ہرگز اس بات سے خوش نہیں ہوں کہ خرافات کے پیچھے جائیں ۔ میری جان مرزا۔ جاہ ہاتھوں اور سینوں میں قرآن پاک ...

یہ جواب ہے جس طرح حدیث اور فقہ کی کتابیں قرآن میں اختلاف نہیں اس وجہ سے اُنکے جانچنے (جرح و تعدیل) کی ضرورت نہیں مگر ناسخ و منسوخ کا علم اور قرآنی اصطلاحوں کا حل حدیث و تفسیر کے سوا اور کسی ذریعے سے ممکن نہیں۔ حدیثوں میں ضرور بعض شخصوں نے روایتیں گھڑی ہیں ۔ مگر ان کی گواہیت عالموں سے چھپی نہیں رہ سکتی اسلیے عالموں نے محنت اور جانفشانی کے ساتھ جرح و تعدیل کا ایک خاص فن مرتب کیا ۔ اب راہ آسان ہے ۔ عامہ اور ہر کسی کی ... پر منحصر نہیں جو محنت کرے وہی دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر سکتا ہے۔

اسلام کے قانون قاعدے نہایت مضبوط اور آسان ہیں ۔ جب انسان مجبور ہو جائے کی پابندی اُس پر فرض ہے اور جب پوری طرح مجبور ہو جائے تو آسانی کے ساتھ ہر جائز کر ڈال سکتا ہے ۔ جو قانون کبھی عارضی طور پر توڑ دیا گیا ہو وہ دلیل میں پیش کرنے کے قابل نہیں ۔ ایسی گواہیاں وہی لوگ اپنے دعوے کے ثبوت میں لاکے درج کرتے ہیں جو ان مضبوط قاعدوں سے جلتے ہیں ۔ انھیں اپنی ضرورتوں کے مخالف سمجھتے ہیں ۔ یا اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں رکاوٹ خیال کرتے ہیں ۔ تم ہی بات پہلے بھی کہہ چکی اور جب تک تم کہو گے برابر کہوں گی ۔ چاہے تم مجھا الو بنا خواہشوں کے لیے پاک بندوں کی دنیا میں کمی نہیں ۔ رسول اللہ کی آنکھ بند ہوتے ہی ایک اللہ کی بندی سجاح نامی اپنی فصاحت کے زعم میں نبوت کا دعوی کر بیٹھی اُس نے اعلان کر دیا کہ ملک والوں سے مجھے غرض نہیں ۔ عشر و زکوۃ میں بندی کا کوئی حق نہیں ۔ میں تو نبوت کا دعوی کرتی ہوں ۔ لوگوں تک جو میں فتح کروں وہ بھی تمہارا اور لوٹ کا مال بھی تمہارا ۔ تم خود ہی آپس میں بانٹ لو اور جسے چاہو اپنا امیر بناؤ میں دخل نہ دوں گی۔

اسے ایسے انتظام کا اعلان ہوتے ہی قبیلے کے قبیلے زبان سے منہ موڑ کے اس چرب زبان چالاک عورت کے ساتھ ہو گئے ۔ کسی قاعدے قانون کی پابندی نہ تھی ۔ مرد بھی آزاد عورتیں بھی آزاد ۔ پردہ اٹھا نقاب کا بند ٹوٹا ۔ نماز روزے کی قید سے رہائی ملی رسول کے اخلاقی حکموں کی تعمیل دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہی تھی انکے سوا فتح ہوا جو ملی تو سب کے سب فرشتہ بن گئے یہاں چھایا مارا ۔ وہاں ڈاکا ڈالا ۔ شہر لوٹ کر اور ایک دھاک بندھ گئی ۔ بی سجاح نے مسیلمہ بن ثمامہ کا نام سنا تھا کہ وہ بھی اسی جنون میں مبتلا ہے جس میں یہ بندی ہے ۔ یہ بھی سنا تھا کہ صورت شکل کا اچھا ہے جوان ہے ... نہیں اور رفیقہ کا جوڑا لگ جائے بس فوراً وحی نازل ہوئی ۔

یا ایھا الذین آمنوا ... یعشر الناس ... مسیلمہ بن ثمامہ ... فالقی الیکم ... ملاحظہ ...

دم پر یمامہ کی طرف کوچ لازم ہے کہ وہاں کا حاکم ہے مسیلمہ بن ثمامہ سے ملاقات ہوگی ۔ آزمائش کی گھڑی ہوگی ۔ اگر وہ بھی سے تو نیا پیار سے پہچان مل جائے گی اور جوڑ دو رنگا پیار بنا دے

نہیں جاتا تو پھر سوسے کی شامت آ جائیگی۔ کچھ تو رحم فرمائے گی۔ ہمیشہ کے لیے نصیحت پا جائیگی۔ تھوڑا قول ہارا ہو گا۔ پھر لے کا منہ کالا ہو گا۔
دمن کا اشارہ پاتے ہی عرب کے بڑے بڑے

آنرایبل شیعہ علمائے مرحوم بے جانی کا لطف اٹھاؤ۔ ثواب کماؤ۔ عاشق کردار وہ تو ہوا۔ خرچ بے وصل چاہو دل بریاں کا آنس کھاؤ۔ جگر کے کباب اڑاؤ سے

دھکڑوں کے گھر پہونچی وہاں تنخواہیں پہونچا رہی تھی۔ بہانہ کر کالی کمرچ کے سوسے سلیمہ صاحبہ بی بی کی فرمائش پر طلائے بھی شغل کرنے کچھ نہ کر آئی تو گھر کا وظیفہ ہے سمجھانے کے لیے اتنا کر کہ شگفتگی چاہی کہ

سوار جیسے [illegible] صاحب اور [illegible] اور اقربا جو صاحب اور شیب ابن ربعی اسکے پیچھے گھر [illegible] [illegible] [illegible] مصنفہ انہی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیٹھے ہوئے انگور [illegible] کی زرد سی بھرائی تھیلیاں [illegible] کہ پیارا تم پر جان جاتی ہے [illegible] چھپ جائے [illegible] گھر آئیں سے سر آنکھوں پہ بیٹھے [illegible] آمری جان گئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] وستانی [illegible] [illegible] [illegible] ہو سکے ان [illegible] [illegible] تھیں۔ پھر آئیں بیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے آئے [illegible] [illegible] [illegible] نہیں تھیں جو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے کمرے سے بی [illegible] سلیمہ کے پاس پہنچ گئیں اس نے پوچھا خیر [illegible] [illegible]



حاجی :۔ چین میں بیاہ [illegible] نیں نیں سے گا باج گوری بتیاں سہانوں رسے۔
دگا باج گوری بتیاں سہانوں رسے سہانوں رسے دگا باج۔
ڈاکٹر :۔ ابی کانفرنس میں تمہاری شہنائی کیوں بند ہو گئی تھی۔ وہیں دوسرے کے کانوں سے سُر ملانا زیادہ مناسب تھا مگر اب تو بے وقت کی ہے۔

گزرا کرنے کی حاجت ہی کیا ہے پلکوں کی برچھیاں چلاؤ۔ نگاہوں سے تیر برساؤ۔ گزرنے کے گرز لگاؤ۔ زلف کی کمند میں پھنساؤ۔ ابھی دھارے شیعہ بناؤ تو پیارا تھا

سکے گا کون تہہ سے عزیز اپنی جان کو یاروں سے اپنے [illegible] [illegible] [illegible] اشتیاق اس پر پہنچے ہی گوری اڑانی کی رگ پھڑکی بنی [illegible] کے چالیس نوجوان ادھر دل میں لے کے

کافر۔ جیسے لوگ [illegible] ہو گئے بھی تمہیں بنا کرتے ہیں۔ سے جلدی سے قہر دور کرو تھوڑی گھر سدھارے قہر کا نام سنتے ہی سلیمہ صاحبہ چونکے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بھول چوک ہے کہ جو کہ سکتا ہوں جنہا بعد سے چوک ہوتی ہے دیکھو ساٹھ ستر برس کے بعد ہندوستان کی انگریزی حکومت کو دفعہ ۵ قوتوں سے ہند میں اپنی فروگذاشت یاد آئی تو بھلا میں کس گنتی کس شمار میں ہوں۔ اچھا باؤ تمہاری فوج کا موذن کون ہے؟ ابن سماک نے کہا حبیب بن عیسیٰ رباحی۔ یہ سنکر حجاج اس سے کہو فوج میں منادی کر دے کہ جو مسلمان نماز پانچ وقت کی نماز و جب کی تھی مسیلمہ نے فرض سے صبح اور شام کی نمازیں معاف کر دیا اس مبارک نکاح کے ساتھ کر دیں۔"

راوی کہتا ہے کہ ان پانچ رکعتوں میں چند دقیقے صرف ہوتے تھے خدا کی عبادت میں اتنا سا وقت کیا حقیقت رکھتا ہے مگر نہیں حکم سنتے ہی لوگوں کی باچھیں کھل گئیں دف بجنے لگے چوڑیاں کھنکنے لگیں وہ دھوم دھام ہوئی کہ عرب میں ہمیشہ یاد رہے گی۔

نوٹس

[illegible] سلطان پور [illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری بجے [illegible]

گویا کوئی بڑا خزانہ ہاتھ لگا۔

مرزا۔ یہی حال آج بھی ہے جب اسلام کا کوئی ضابطہ یا دستور کسی بہت چھوٹ یا کسی شخص کے ہاتھوں لوٹتا ہے گرفتار یا نہ بجنے لگتے ہیں گویا دنیا برسوں سے پیاسی بیٹھی ہوئی تھی کہ قرآن کا دامانہ کھل گیا۔ یا اسلام نے زنجیروں میں جکڑ دیا تھا فلاں شخص کے ہاتھوں نے ہی آزاد ہوئی۔ اگر اسلامی دستوروں میں ایسے ہی کاٹ چھانٹ رہے تب تو پھر لوگ کیوں اسکا نام لیتے ہیں بغیر مسلمان بنے بھی زندگی کا چین عیش حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ہندوستان میں تو کوئی ایسا قانون بھی نہیں جو کسی کو مسلمان رہنے پر مجبور کرتا ہو۔ ناقص اور بُرا مذہب رہ گیا ہے جسکے اندر اتنے سقم ہیں ہر قدم پر ترمیم اور اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ شہرت حاصل کرنے کا بھی آسان ذریعہ ہے کہ کسی نہ کسی مذہبی اصل سے انکار کر دو بس کچھ لوگ مخالف ہو جاتے ہیں کچھ موافق مگر حقیقت سے زیادہ مخالفت شہرت کا باعث ہو جاتی ہے۔

جو یہی حال رہا تو اسلام کی ہانڈی ایک دن مزے کی ہانڈی ہو جائیگی مزے کی حکایت سنو بیچارے بیٹھے گوشت ابال رہے تھے دوستوں کا ایک گروہ سر پہ نازل ہو گیا ایک نے کچھ ڈال کے بوٹی نکالی اور منہ میں رکھ کے کہا۔ سر کی کچھ کمی ہے دوسرے نے لوٹا نکالا اور بولے نمک کم ہے تیسرے نے مزہ چکھ کے نام رکھا گرم مصالحہ کم ہے چوتھے نے بوٹی نکل کے ظاہر کیا۔ ہنڈیا پھیکی کے مزہ ہے۔ دیکھتے دیکھتے ہنڈیا خالی ہو گئی ایک ننھا سا ٹکڑا باقی رہ گیا میاں مزہ نے دیکھا کہ ہم کے لئے اور سے بچ رہے جھٹ سے وہ بھی اٹھا لیا اور کہنے لگے بھائیو مرکہ نمک گرم مسالا اور ساگ گیا اچھی اچھی نعمتیں ہیں اب تو ہنڈیا تو ہماری کی محتاج ہے۔"

مرزا۔ مجھے ڈر ہے کہ اسلامی دستور روشنی یورپ کی تہذیب کے چلتوں ایک ایک کر کے ختم ہو جائیگا اس ہنڈیا میں تاک جھانکی تو نظر آئے گی۔

میں نے جو کہا کہ عورت کا نگہبان ہے تو تم نے اسکا یہ جواب دیا کہ

"عورت میں مرد کی نگہبان ہے۔ عورت اپنے خاوند کے مال اور بچوں کی بہترین نگہبان ہے......"

اگر آج وہ منتظمان گھر کی بجائے جہاں ہمدرد سے باہر نکل آئیں جو کہ ہر لمحے ہر اتاپتے ہیں اور جنگ سے کوٹ میں تو اکثر گھر میں ایک ایسی گمنامی چھا جائے کہ جس کی ولادت کا نام ہم ہے بھاگ جائیں اور انتظام صاحب کو روٹی چھوڑ جائے اور سر پال پال چھوڑ جائے۔

مرزا۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ شریعت تو ہمیشہ ہی کی اس میں قتل لگا نے رنڈیوں کے کیوں بچے جائینگی۔ اور بیوہ ہو جانے سے دوسرا نکاح کرنے کا حق مردوں سے چھین نہیں سکتا۔ رنڈی تو ایک ماہی عارضہ ہے۔ ہمیشہ کے لیے پانچ انگلی ہے چھاتی پہ مونگ دلے گی وہ جان لیوا بیماری ہوگی یکسیں نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ جہاں [illegible]

تاریخ راجگان ہند
وقائع راجستان

ہم کو ایجنسی [illegible] کی ضرورت [illegible] راجگان ہند [illegible] ہندوستان کے جملہ اقوام و ملل خصوصاً قوم راجپوت اور انکی قانون کی [illegible] تاریخ نہیں دیکھی ہے اور اگر ایک آپ [illegible] سے بچ [illegible] اگر آپ ہندوستانیوں کے ابتدائی رسوم اور روایات کا صحیح علم رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی راجستان کے مطالعہ کیجئے [illegible] حقیقت صرف [illegible] دعا [illegible]

المشتہر

منیجر ہمدم بک ایجنسی لکھنؤ

نہیں ہے وہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ رنڈی بھی ہے دوسری چیز بھی ہے۔ ہاں یہ کہ عورت بھی داخل ہو گئے ماہر جن آپ کو پہلے رام جانا کہ کشش ہے کہ عورتیں اس قماش کی ہوتی ہیں وہ اب بھی ہوا کرتی ہیں۔ ....

....

پردہ کوئی سپاہی تو ہے نہیں جو کسی کو بچا رکھے۔ پردہ تو اچھا ہے کہ عصمت دار عورتوں کی عصمت پر غیروں کی رال نہ ٹپکے یا ایسے کہ علانیہ بدکاری کا بازار گرم نہ ہونے پائے۔ خدا وہ کرے جو بے حیائی پھیلے۔ میں کہہ چکی ہوں کہ جو گناہ عام ہو جاتا ہے وہ پھر گناہ نہیں رہتا۔ اگر مردوں نے بے غیرتی پر کمر باندھی اور عورتوں نے ان کا ساتھ دیا تو بے شک بے پردگی انکی ذمہ دار ہوگی۔ تمہارے اس قول سے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم عورت اور مرد کو ایک ہی تلیچ ناچتے دیکھنا پسند کرتے ہو۔ بے پردگی سے بے غیرتی پیدا ہوگی اور بے غیرتی جنم لے گی تو میاں کریں بی بی کی پرواہ ہوگی نہ بی بی کو میاں کی۔ غیرت دار مرد اور عورت وحشی ہی بن رہ جاتا ہے۔ استاد محمد بن گر بازی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ترکی نے آذربائیجان پر چڑھائی کی تو ایک ترکی سپاہی فوج کے ساتھ تھا اُسنے ایک خوبصورت رنڈی خریدی اور بی بی کو چھوڑ جانے کے لیے کہا کہ اب مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ مولی یہیں ہے جب تک واپسی آئے اس وقت تک رہے ادا دونوں گا۔ بی بی تھی بھلی اُس نے جواب میں کہا کہ مجھ کو بھی پرواہ نہیں تم جب آؤ گے تو دیکھ لو گے کہ ایک گبرو جوان چھیلا سجیلا تمہارے بستر پر آرام کر رہا ہو گا۔ اتنا سنتے ہی میاں پیٹ پکڑے دوڑے گھر گئے اور رنڈی کو بھی بچا لیا۔ آتے ہی بی بی سے پوچھا تمہیں میری جان کی قسم سچ بتاؤ کیا تم وہی کرتیں جو تم نے خط میں لکھا تھا۔ عورت نے کہا کیا میں مردوں سے ...... قلندر

خدا ترس پنجین (؟) .....

پوری خدمت میں روانہ کر دی جانے کی کوشش میں ...... خدائی قانون میرے دل میں جو تحریری دلیل ہے وہ اس سے کہیں زیادہ وقعت رکھتا ہے کہ بیچارہ کس شمار میں ہے جو تیرے لیے میں اپنے خدا کا گناہگار ہوں۔ تو نے جیسی بات کہی وہ بیان میں نہیں آئی کہ اب تو رقیب کی جان کا دشمن ہو گیا کیسا ہو گا بھلا میاں نے لاڈلی کا بیٹا۔ الہٰی ایک نام کر کے جدائی کی راہ لی۔ باقی آئندہ

راقم

بیما تصیبین

عذابِ جان

مولانا پنچ ۔ یہ صحیح ہے کہ متمدن دنیا اپنے وطن کی خدمت کو خدمت اور سب سے زیادہ اہم اور ضروری خیال کرتی ہے اور یہی ہونا چاہئے مگر ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

خدا سلامت رکھے ہمارے ہندوستان کو عموماً اور ہمارے صوبہ کو خصوصاً۔ یہاں کے افراد نسبتہً دوسرے مقامات کے زیادہ خود فراموش ہیں۔ یہاں ایسے صدہا واقعات ہو چکے ہیں کہ صاحبزادے اول کا مشین ہیں زادہ خصلت مرنٹ طبیعت۔ مگر بابا کو صاحبزادے کی شادی کی فکر میں نیند آتی ہے نہ خود ناشناس صاحبزادہ ورطۂ غفلت میں دن رات کرتا ہے۔ صاحبزادہ آخر وہ بھی بچہ ہے اس سے واقف نہیں کہ وطن کا معنی کیا ہے سلامتی سے آیا جان یا دھن کی بے جرمی لڑکوں کے باپ ہونے کے پہ نہیں جانتے کہ وطن سے کیا کریں گے گریا انہیں اتنا بھی یاد نہیں رہتا کہ اب سے وہ ہم نے جو بچپا کی ماں کے ساتھ بیاہ رچایا تھا کہ بھیا کی ماں کہتی ہیں کہ اے ہے زندگی کا کیا بھروسہ اپنے بچے کا سہرا دیکھ لوں۔ بچیا کے باوا حضور بسر کے فرماتے ہیں سچ ہے بیوی سچ ہے لیکن بیاہ

کی شادی کا سہرا چلے جو جانے تو ہم ہم جان کرتے چلے جائیں۔

جس صورت کا یہ حال ہو وہاں ہوا کے دل میں ذیتو پسیلی کی صفر دماغی کی ہوا آنریری مجسٹریٹی اور آنریری مخبری کی تمنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ذیتو پسیلی کی تاخیر کام کی بدولت پھر برگزیدہ ناقص عمروں کی دست بردست کسی قدر خفقہ ہو گئی ہے اگرچہ تا حال نہ ہونا پاشی کے چلتوں ذیتو پسیلی کی کچھ صورت دکھائی دیتی ہے لیکن خال خال یہاں تصدق حاکم ضلع بطفیل خود فرضی حکومت کی مجسٹریٹی اور حکومت کی عنایتیں ابر کرم کی طرح چھا کر برستی اور عدل و انصاف کی پیکاں نفود کر رہی ہیں۔ بعض کا گریسی کو سچ تو یہ کہتے ہیں کہ حکومت جان بوجھ کے ایسے گاؤدیوں کو منتخب کرتی ہے جو نا واقفی کی طرح اپنے عدل و انصاف کا خفتہ چرچا کریں اور اپنی ہوا خواہان ہندوستان کی زبان شکایت پر یہ کہہ کے کیری بچ جائے کہ ابھی تک ہندوستانیوں کو حکومت کرنے کا سلیقہ بھی نہیں ہوا اہم پیش کی خدمت کیونکر ان کے سپرد کی جائے مگر ہم بنگالی سے بہت دور ہیں۔ ہم ان حاکموں کو بھی بالطبع جو وہاں بادا کہتے ہیں جو اپنے سنوٹ کے اتھی نہیں صاحبزادے کی شادی کی ہوس میں دن آوارہ شب انفو خرافات میں بسر کرتے ہیں۔ بابا ہے بیچارہ تعجب کیسا ہو۔

مولانا پنچ ۔ پھر تو جلد سوچئے بطور تنبیہ کر اب سنئے حال ۔ واللہ عذاب میں جان ہے۔ خدا خدا کر کے بچوں کی نفس پرستی و ساستادی کا سلسلہ کم ہو چلا ہے کمال ہے سوزن کاری اور مکمل سازی کا کارخانہ اُجڑ نے والا ہے کہ ہونے منت خوشامد نبیدا جاتی ہے مگر بیچارہ جان عذاب میں ہے لوگ نہ کر سکیں ہیں۔ ہزار وں خوشامدی نبید کا ہیرن سارات بچھا کے پیچھے ملاقات کرا کے پیچھے پھر رام کہاں سلے کا اعزاز



دوستاں را کجا کنم محروم
منکہ با دشمناں نظر دارم

تعلقدار:- ابی حضرت یہ دوستی ہے کہ دنیا مجھے برا کہتی ہے اور آپ خیرات کے سے گھونٹ پیتے ہیں۔

حکومت ہند:- دوست گھبراؤ نہیں ایسا بڈاگ پالا ہے کہ دوست ہو یا دشمن کسی کی پروا نہیں کام صرف ہندوستانیوں کا دشمن ہے لینا تو شیرا کھا اور جھپٹ پڑا۔

جو صاحب نیساری۔ عطار۔ یا عطر والوں کے ورثا صحیح پتے [illegible] لکھنؤ کو دینگے اگر ... ہوگا۔

آنکھیں محراب ابرو کے نیچے سر سبد دو ہولیں خطیا
دلفگیر (خدا نخواستہ) نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تھے
کہ شیاطین نے رسی ہوا رد (جیسے بادی اپھکو الگ)
دھڑ کے ۔ دھوں دھاں ۔ اسے جیسے سارا پنج
باطل ۔ ارے بھئی کون ہے ؟ ۔

"ابھی نیت بے خبر سوتے ہو ۔ پکارتے پکارتے
حلق خشک گیا ۔ اگر ہم ڈھیلے نہ پھینکتے تو شاید
قیامت تک دبا جاتے "

"خیر یا اللہ ۔ یہ منہ اور مسور کی دال ۔ غریب سے کیا
کام ہے جو آرام میں خلل ڈالتے ہو "

"تمہارا آرام گیا ابھی ایسی تیسی میں ۔ کم بخت
کھڑے کھڑے ٹانگیں دکھنے لگیں ۔ چلیے باتیں ہم
بھی رات بھر جاگتے ہیں "

"پہلے یہ فرمائیے کہ آپ ہیں کون ؟ "

"ہائیں ۔ تمہیں واللہ ۔ ابھی ابھی ایک آواز
نہیں پہچانی ۔ خوب ۔ ابھی ہی کون ؟ وہی تمہارے
خاں بہادر کے سالے کے داماد کے بھانجے کے
سوتیلے بھائی کے خسر کے چچا زاد بہنوئی کے
ماموں کے بھتیجے کے نواسے کے دو پاسٹر کے
سمدھی کے غفار کے حقیقی دوست "

"خدا بچائے تم سے اور تمہارے خاں بہادر سے ۔
اچھا آؤ گھر میں آؤ "

ابھی گفتگو کے بدولت رسول یا دآئی ۔ سلام علیکم
علیکم السلام مزاج بخیر ۔ شب بخیر کیوں زحمت
فرمائی ۔ معاف کیجیے گا میں نے جناب کو مطلق نہیں
پہچانا اتنا یاد ہے کہ کہیں دیکھا ضرور ہے ۔

سبحان اللہ ۔ یاد کیجیے ۱۹۲۸ء کی بارش میں
آپ کھمبا کے درخت کے نیچے کھڑے تھے اس وقت
آپ نے سگریٹ سلگانے کے لیے کسی سے
دیا سلائی مانگی تھی ۔ بندہ وہی ہے ہاں درست
ہے ماشاء اللہ دنیا تو شکار ڈالنے کا احسان مانتی
ہے ۔ آپ منہ کو اقبال و حسین کے جلسانی
کا احسان بھول گئے ۔ بھئی بڑے بھلکڑ ہو ۔

"اچھا جناب بڑا نے والے صاحب آنے کا
مطلب بیان کیجیے "

"اوہو سے حضرت صورت ہی سوال ہے ۔ کیا آپ
نہیں جانتے کہ یہ پہلی الجھن قریب ہے "

"جی ہاں صرف تین ماہ باقی ہیں ۔ پھر میں کیا
کروں ۔ قریب ہے تو ہوا کرے "

"میں نے کہا آپ جیسے شاعر آدمی کہیں
بھول نہ جائیں "

"خدا غارت کرے آپ کو بھی اور بندے کی
شاعری کو بھی ۔ چلے وہاں سے عذاب میں
جان کرنے "

"خیر آپ بگڑیے نہیں مگر یاد رکھیے پوسٹ کا
مستحق بندہ ہے "

"پوسٹ رکشتی ری کی ضرورت ہے تو آغا کے
پاس جائیے "

"ابھی پوسٹ نہیں ٹوٹ رہے "

"خیر حضرت چلتا دھندا کیجیے ۔ جب وقت
آئے گا دیکھا جائے گا ۔ مگر یاد رہے کہ آئندہ
اگر آپ نے اس وقت تکلیف فرمائی تو واللہ وہ
بے نقط سناؤں گا جو کسی ڈکشنری میں نہ ملیں "

اچھا سائیں وارڈ میاں آفتاب دنیا کے
بورڈنگ اسٹیشن میں داخل ہونے والے تھے بیٹا
کوں ۔ وہاں اٹھایا کہ رات بھر کی تھکن تحصیل
میں جمع کروں ۔ سگریٹ سلگا کے منہ میں دبایا آگ
اور پانی ساتھ لے کے بیت الخلا کے آستانے پر
قدم رکھا ہی تھا کہ ایک اور ہانک بے ہنگام
سنی "کون ہے ؟ "...... "میں ہوں میں "......

"اچھا میں بھول ۔ تو تم ورنا ہمارے والی "
...... "لیتی ؟ "...... "لیتی یہی کہنے میں کا مطلب
بندہ کچھ ڈرانے کا منی حضور کیجیے ۔ بھلے اس
دمیر بکسی کا نام نہیں ہوتا معاف کیجیے گا آپ
عجب نا شخص ہیں "

غرض پھر دروازے کی کنڈی کھولی "آئیے
جناب مین صاحب "

ان حضرت نے بھی وہی ووٹ کی فرمائش کی
اور بجائے اس کے کیا سنی کہ سلامتی ہے آپ کے
پاس نہ دولت ہے نہ لیاقت خصوصاً لیاقت کا

سوال چکر وشنا کرنا بھی محال ہے ۔ انھوں نے
دماغ چاٹنا شروع کیا ۔ بندہ لعنت اللہ کے ورد الٹا
لایا اور ہاتھ کھینچا کہ چلیے اب ہم اور آپ طبیعت
بیت الخلا میں تفصیلی گفتگو کریں گے ۔ آپ حضرت
جتانے لگے "ہیں ہیں" کرنے ۔ بندے نے کر بیگ
جھٹکا دیا وہ لوٹا ۔ بیچارے ! سیدھا صاحب کھسیا
ہو کے چپکے سے بگڑے بھاگے ۔ تو اثنا میں کلکش
کی تاب پاخانہ کسی طرح نہ لا سکا ۔ اب اکڑوں
بیٹھ کے لاکھ لاکھ خوشامد کرتا ہوں قصیدے سے
پڑھتا ہوں حضرت آسمان ہی پر چڑھے جاتے ہیں
جتنا جھکاؤ اتنا ہی اکڑ ۔ پاخانہ تھا یا جاڑوں
کے رجانے کی نقل "ارے بھائی کنکڑ منکڑ بیچے
نکلو ۔ بیچارے دیکھے نکلو ۔ مٹھائی کھلا کے نکلو " توبہ
کیجیے وہ کس کی سنتا ہے ۔ معاملہ یہ ہے انکاری
گردن بھی نہیں ہلاتا ۔ اے کیا جان عذاب میں
ہے میاں پاخانے صاحب نے قاصد بھی نہ بھیجا کہ
یہ ہے کچھ تفریح ہو جائے "الفرج بعد الشدہ" وزکی
الارج لعدا لستہ ہی سہی سے

گر از ترسے ذکارت نخور و بیرون زنے
کے ز بستگی ناخن برد قبر سے

آپ جانیے جو تو یہ گندی چیز مگر ہے بکے بڑے
بڑے ظاہروں کی زندگی دشوار ہو جاتی ہے ۔
جنرل صاحب بہادر یا جرنیل صاحب بہادر

پارس

جو صنف ادب اردو کے لیے بلند پایہ نمونے پیش کرتا ہو
گرانقدر مضامین کی وجہ سے ہندوستانی صحافت
میں خاص امتیاز رکھتا ہے ۔

پارس ایک ایسی شاہراہ نگارش ہے جو ترقی اور
مسرت کی طرف لے جاتی ہے ۔

مشاہیر اہل قلم حضرات اپنے شاہکاروں کی
اشاعت بمسرت قبول فرماتے ہیں اور پارس کو
ہندوستان کا بلند پایہ اخبار تسلیم کرتے ہیں ۔

ضخامت ۲۰ صفحہ سائز ۲۰×۳۰ فی پرچہ ۱۰ نمونہ مفت
چندہ سالانہ تین روپیہ (۳ للعہ)

منیجر پارس ۱۹۲ لاہور

میونسپل کمشنر بننے کی خوشی میں اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں یہاں تو چار پائی کو پیٹ پکڑے پڑا ہے عذاب میں جان ہے جہنم میں جائے ووٹ۔ خدا کرے یہ شخص کبھی ممبر نہ ہو۔ کمبخت کی کیا سمجھ میں نے سمجھا رکھا یا اگر یہ کمشنر ہو گیا تو شاید یہی حال شہر بھر کا ہوگا۔ پھر تو میونسپلٹی کو ممبر رکھنے کی حاجت نہ ہوگی۔ لوگ قضائے حاجت ہی کو دیکھیے ممبر کہیں روکا ہوں گے۔

لعنت ہو بر جہالت ملک۔ اے کوئی کلاکار اور سکنجبین لاؤ۔ اور جھاڑو سے کھلاؤ۔

راقم

سر کوب

پنج مل۔ خدا۔ خدا پنج

بھسانہ بازی

ایک حنیفہ عورت اپنے عاشق کے لاہور کسی طرح نہ آئی تھی۔ اولاد والا گھر کے گرد چکر لگانے مشتری کے ہاتھ دھو بیٹھے۔ لنگر سے نکل چلیا تھا باندھ کے بھولی آلات سے بیا بھری کا کام لیا۔ اچھلنے پر چھری پھیر کے خودکشی کا ارادہ ظاہر کیا مگر جانہ قبول ہوا تھی نہ بھولی۔ آخر ایک بیچاری وارث کشی کے آگے ہاتھ جوڑے کہ خدا اس آگے دشمنی کے نام کرے میرے جینے کا سر انجام کر رہے یہ دنیا کا قاضی الحاجات ہے کشتی راضی ہو گئی ایک ڈگری میں شیشہ موتی مسی کا جل ہر رنگ کی چوڑیاں بس تھے صابن تیل کا گنا رکھ کے جٹری بی نے سوداگری کا ڈھیر پھیلا یا۔ سستے داموں عقوں والوں کے ہاتھ سودا بیچ کے ایسا رسوخ پیدا کیا کہ جب کبھی پھیری میں دیر ہو جاتی تو لوگ انتظار کرتے بیساہ والا سارہ دل حنیفہ بھی جٹری بی سے مانوس ہو گئی۔ جٹری بی تھی بھولی بھولی باتیں کر کے اس کا دل جلاتیں تنہائی میں بزم پردوش کی خدمت انجام دیتیں

ایک دن جٹری بی نے بڑے بیل تذکرہ چھیڑ ہی دیا پوچھا اس کی ماں کہاں ہے اچھی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو بھر کے کہنے لگیں اسے بھی تیری قسمت خدا کی مار اپنے گلی محلہ میں ہر کہیں بیچ کی ماں مبتلا ہے وہ بھلی نہ کیڑا۔ ہم ہندی عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے کہیں زیادہ ہوتی ہے ستے والی دکھ سن کر دیکھ کے نرم پڑ گئیں یا سوت بات رفت و گزشت ہو گئی مگر اب جٹری بی اچھی بیٹی کا افسانہ سننے لگیں آج یہ ہوا کل یہ ہوا پرسوں یہ ہوا۔ افسانہ سرائی کے ساتھ ہی جٹری بی خوف ناک صورت بنا بنا کے جتاتی جاتیں کہ یہی سنا دیتی تھیں کہ یہ ہے میں وہ قسمت ہوں کہ ہر درد ہے جلا عامل سیانا کہیں اس بندی کی بیٹی کو بھیجو کوئی نہ جانے خدا کے بیچ بی بی جو حال میں تھیں بہ صد مجبوری کے سنا ئی ہوں کسی سے کہ ٹونا دیا جائے کا لوگوں تک آمادہ ہو جائے اور وہ جادو کر دے۔ حنیفہ پھر کب تک خوب کان بھرتی رہیں جب آئے ایک دن جمعرات تھی کی شام کو بی کٹیا کے ساتھ آئیں کٹیا کی آنکھوں میں خوب نکو سنچ پھر رہا تھا کمبخت کے آنسو جاری تھے۔ اپنی آنکھوں میں بھی پیاز کا رنگ ڈھیر اپنا تھا وہ بھی آنسو سے بہار ہی تھیں۔ اس کمبخت نے پوچھا کیا ہوا جٹری بی؟ بڑا حیا بھلی جاگیا بی بی۔ وہی جیسا گذرتا۔ سات کی صاحبزادی سے آنکھ میاں نے کسی بات کی فرمائش کی صاحبزادی نے کیا انکار بس اس ہونے کو بچے جٹری پر سوار ہوا آپ تس کا دانہ پھینکا اور کا بن جا گیا۔ ہے یہ بیچاری کیا ہو گئیں۔ اب بھی اماں کی طرف ایسی ہے کہ پیچھا نہیں چھوڑتی ساتھ کی طرح ساتھ ہیں۔ ہے ہے میری بچی اماں بندی تیرا خصم تو کیا بنا سکتی ہے۔ تو نے جتا کیا جو وہ کی بات سنائی۔ یہ کہا اور کٹیا کو گلے لگا کے زار زار رونے لگی آنسو پونچھتے کٹیا آنکھوں میں سرمہ خطی کی جنگلی بھر دی تاکہ چہرہ پر رنگ ریزی ہو جائے۔ کٹیا کا حال دیکھ کے بیچاری پیچے دل میں ذرا سا خیال ہوا کہ میں بھی ایک مرد کی انکار کر رہی ہوں کہیں میرا بھی یہی حشر ہو دل اتنا دھڑکا کہ بڑھیا سے مشورہ کرنے پر مجبور ہو گئی۔

نہ جیا ہیں جیا اتھا تی نت بے ہی گھنگھی بی بی اپنی جگا شیطان بتانا وہ کون ہے جو ہو ہے اس عورت کو سارا بیان کیا۔ جٹری بی سر ہلا کے بولیں۔ وہ ہوتا ہے خدا مجھ سے کہاں بچی ہوں کی بچی کی ان کی بار ہا کر چکا ہیں اس زمانہ میں سب کچھ ہوا ہے۔ جادو ہی گیا آرام سے گھنٹیا ہو ہا تو کون جانتا ہے ہشت کھنگی چٹ بیاہ۔

ادیب انتخاب کو آنچل کی پلی میں ڈالی تھیلا مہر کا مطلوب ہے ادائی وجہ یہاں کی جاتی ہے کہ جو لوگ مزدوری ہوا کے بھید سے بچتے ہیں ویسے ہی سے کو اور اعلان بی سے ٹیوں دیا جائے کے نام سے ایک خط چھپا ہے ان پنج اس خط کا مضمون یہ تھا کہ وہ جادو ہے کیا؟ عجب نہیں جو ہی رحم کے خلاف بات سن کے یہی میں حکومت سے پوچھ بیٹھے ہم لوگوں ہی کا قول ہے کہ ہندوستان سے حنیفہ عورت ابھی گزری ہی تو ہم کو ہے جٹری بی سے گریں آرام دے گئے خط کا لکھ کر پنج باہم کی کٹیا کی آنکھوں میں جھک کے دنیا ہی پنج مبتلا عوام کی خدمت حاصل کی جاتی ہے تو اب کیا؟ ایمان را سے وہ کو سمت سپار سے قبل جا ملی کہ یار ہو یہ سب خط نہ ہو کر کسی کو معلوم نہیں کہ کس نے خط لکھ کر کیا ہوا ہے۔ حنیفہ سب کے دل میں ہر دھڑکا بیٹھ چکا اب سانپ بل سے باہر ضرور نکلے گا۔

ہمارے نزدیک حکومت ہند کو ایمان را سے کا چیلنج منظور کر لینا چاہیے۔ خدا کو تو چاہیے کہ منظور کرے اب یہ کوئی بچوں جیسی بات نہیں۔ سلاد کیجیے کہ ہندوستان مطمئن ہو جائے گی کہ کٹیا بنانے کا دھندا کر دھا ہوا نہیں ہے بلکہ اصل ہے۔

آہنگ کمراہ البم

مرید خاستری می شنکر گرو دیو نے ایک کارنامہ تیار کیا جام گرنا شیلا ہو رنگ خدیجے کا رنگا اور البم چھپا ہے اور فرمائش کرتے ہیں کہ ہر پڑھیے۔ جلد ممکن ادیکین کی تصویر ہوں ہے کوئی بید کیا کو ہم مرتبہ متعدد کر سکتے ہیں کر وہ دھما سنا وہ آپنے خوب ترقی کی ایک وہ دوسری کارو دوسری کاوشیں بتا تا آپ کو نصیب ہوں خوب خوب

خبر طبیہ علاج !! خبر طبیہ علاج !! خبر طبیہ علاج !!!

سفید داغ کی جڑی بوٹی دوا [illegible]

ضعف کمانسی کی اکسیر دوا اگر آپ دوا کرتے کرتے ہار گئے ہیں [illegible]

سفید بال جڑ سے کالا

[illegible]

کالا سے گورا [illegible]

خونی بواسیر [illegible]

بجلی کی گولی [illegible]

طاقت کی دوا [illegible]

پتہ کا جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سری - در بھنگہ ٦٦

بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے

اور ان کی ہر ایک بیماری

[illegible]

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خریدو

[illegible]

چراغ بہت سا دولت لیجیے

[illegible]

المشتہر [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷ء

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

کرسچن کمپنی کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

دودھ کیسری [illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

غذاۓ روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی کافی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا [illegible] اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین [illegible] آپ [illegible] ادا کرنے پر قادر تھے [illegible] کتاب مین لکھ دیے گئے [illegible] استاد خود تعلیم [illegible] یا سادگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر [illegible] اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے [illegible] صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا [illegible] قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ